Misbah Shabbir
0301-4506353
Islamic Studies (2)

Q: 01

انسانی حقوق

تعارف:-

انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا بنیادی تصور بنی نوع انسان کے احترام، وقار اور مساوات پر مبنی ہے۔ قرآن حکیم کی رو سے اللہ رب العزت نے نوع انسانی کو دیگر تمام مخلوق پر فضلیت و تکریم عطا کی ہے۔ قرآن حکیم میں شرف انسانیت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ تخلیق آدم کے وقت ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اس طرح نسل آدم کو تمام مخلوق پر فضلیت عطا کی گئی۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"

(بنی اسرائیل)

ترجمہ:

"ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر بنایا۔"

(التین)

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ

Scanned with CamScanner

بنیادی انسانی حقوق کا ایک جامع منشور عطا

کرتا ہے۔

بنیادی انسانی حقوق خطبہ حجتہ الوداع کی روشنی میں:-

9 ذی الحج کو حج کے موقع پر میدان عرفات

میں آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"لوگو! میری بات سنو! میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ

کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو

سکیں گے۔"

(i) مساوات انسانی کا تصور:-

"اے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی

مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں

جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم

الگ الگ پہچانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزت

و کرامت والا خدا کی نظر میں وہی ہے جو خدا

سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔"

اور فرمایا:-

"نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت

حاصل ہے نہ کسی عجمی کو کسی عرب پر، نہ

کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔

ہاں! بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ

تقویٰ ہے۔"

(ii) حقوق کی ادائیگی کا حکم:-

آپؐ نے

لوگوں کو حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ اللہ کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمھاری گردنوں پر تو دنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامان آخرت لے کر پہنچیں اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمھارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔"

(iii) نسلی تفاخر کا خاتمہ:

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"قریش کے لوگو! خدا نے تمھارے جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمھارے فخر ومباہات کی کوئی گنجائش نہیں۔"

(iv) زندگی کا حق:-

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"لوگو! تمھارے خون ومال اور عزتیں ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئی ہیں۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی اس دن کی اور ماہ مبارک کی اور خاص اس شہر مکہ کی۔ تم سب خدا کے حضور جاؤ گے اور وہ تم سے تمھارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔"

Scanned with CamScanner

۷

(v) افرادِ معاشرہ کا حق:-

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔"

(vi) خادموں کا حق:-

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"اپنے غلاموں کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو، انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔"

(vii) وراثت کا حق:-

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"لوگو! خدا نے ہر حق دار کو اس کا حق خود دے دیا، اب کوئی کسی وارث کے حق کے لیے وصیت نہ کرے۔"

(ix) معاشرتی شناخت کا حق:-

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کرے گا تو اس پر خدا کی لعنت ہوگی۔"

Scanned with CamScanner

(x) قانون کی اطاعت:-

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"میں تمھارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو گے اگر اس پر قائم رہے اور وہ خدا کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غُلُو سے بچنا کہ تم سے پہلے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیے گئے۔"

(xi) عوام الناس کا پیغام ہدایت سے آگہی کا حق:-

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انھیں چاہیے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔"

(xii) اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق:-

جس طرح ایک مسلمان کی زندگی محفوظ ہے اُسی طرح اسلامی ریاست ایک غیر مسلم شہری کو بھی زندگی کا تحفظ فراہم کرے گی۔ اسی حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ :-

"نبی کریمؐ کے دور میں ایک مسلمان نے
ایک غیر مسلم کو قتل کر دیا۔ حضورؐ نے قصاص کے
طور پر اس مسلمان کے قتل کیے جانے کے لیے
حکم دیا۔

خلاصہ بحث :-

اسلام نے تمام طبقات کے
حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ چاہیے ان حقوق
کا تعلق خواتین سے ہو، بنیادی انسانی
حقوق سے ہو، غیر مسلموں کے حقوق سے ہو۔
جب کہ اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ
پہلی وحی سے ہوتا ہے اور پھر خطبہ حجۃ
الوداع میں آپؐ نے جس تفصیل کے ساتھ
تمام انسانی طبقات کے حقوق کو بیان کیا ہے
اس کی مثال تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی
ہے۔

Scanned with CamScanner

Q:- 02

اسلامی تہذیب

تعارف:-

اسلامی تہذیب کا آفتاب نبی اکرمؐ کے اعلان نبوت کے ساتھ طلوع ہوا۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد باقی تمام باطل تہذیبوں کے مقابلے میں "کلمہ حق" پر مبنی ہے۔ اس تہذیب نے جاہلی، ایرانی، مصری، یونانی، ہندوستانی، مجوسی، یہودی اور نصرانی تہذیب کے تمام بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ ایک واحد خدا پر ایمان نے اس تہذیب کو اتنی قوت بخشی کہ پھر اس کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکیں۔ عقائد، عبادات، اعمال اور اخلاق کا ایسا کامل ضابطہ کسی کے پاس نہ تھا یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب غالب ہوتی گئی اور باقی تہذیبیں اس کے مقابلے میں دم توڑتی چلی گئیں۔ اس میں تمام مسلمانوں کو ایک ایسا نظام تعلیم دے دیا گیا جہاں قرآن اور صاحب قرآن کا نظام ہوں۔ اس حوالے سے اقبال کا ایک شعر ہے۔

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

Scanned with CamScanner

اسلامی تہذیب کی بنیادی خصوصیات:-

اسلامی تہذیب کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(i) عقیدہ توحید:

اسلامی تہذیب کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے جو کہ اسلامی تہذیب کی سب سے بڑی خصوصیت ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"فرما دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو کسی نے جنا اور کوئی بھی اس کا ہم سر نہیں۔"

(ii) عقیدہ رسالت:-

اسلامی تہذیب کی دوسری خصوصیت رسالت ہے۔ مسلمان اپنی پوری زندگی نبیﷺ کے طریقے کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں جب کہ فرزندان مغرب کسی ایک شخص کو ہدایت کا روشن مینار تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ہر فیصلہ اپنی عقل کی روشنی میں کرنا چاہتے ہیں جب کہ مسلمان بقول اقبالؒ:

"بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بو لہبی است۔"

(iii) عقیدہ آخرت:

اسلامی تہذیب کی
یہ خصوصیت ہے جو انسان کو جزا و سزا کا
ایک مکمل نظام فراہم کرتا ہے جب کہ
مغربی تہذیب جزا و سزا کے عقیدے سے
بالکل ماورا ہے۔

(iv) عبادات:

عبادات میں نماز، روزہ،
زکوٰۃ، حج کو بنیادی حیثیت حاصل
ہے۔ مسلمان چاہے مشرق میں ہوں چاہے
مغرب میں اپنی ان تہذیبی اقدار سے
نہ صرف آگاہ ہیں بلکہ ممکن حد تک ان
پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

(v) سادگی:-

سادگی اسلامی تہذیب کا
طرۂ امتیاز ہے اور ایک بنیادی قدر ہے۔
خلفائے راشدین سے لے کر آج تک بہت
سے مسلمان حکمران سادگی کو اپنا شعار
سمجھتے تھے۔

(vi) مساوات:-

اسلامی تہذیب کی ایک

Scanned with CamScanner

بڑی خصوصیت مساوات ہے۔ اسلام طبقاتی تقسیم، قوم و قبیلہ، رنگ و نسل کے فرق و امتیاز کا قائل نہیں۔ اسلامی تہذیب میں امیر و غریب، آقا و غلام اور عربی عجمی کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ خلیفہ وقت بھی نماز میں عام مسلمانوں کے برابر کھڑا ہوگا۔ اسلام میں عزت و عظمت کا مدار و انحصار خوف خدا پر ہے۔ اسلامی تہذیب کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ بقول اقبالؒ:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

(vii) عدل و انصاف:

قرآن کریم اور احادیث طیبات میں بارہا عدل و انصاف کا حکم ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ:
"عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے"
(المائدہ)

ترجمہ:
"اور انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"
(الحجرات)

(viii) اخوت:-

اسلامی تہذیب کی ایک اہم صفت اخوت ہے جس کا مطلب ہے کہ سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "بے شک تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"۔

(الحجرات)

(ix) رواداری:-

رواداری سے مراد ہے کہ دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ بھی ایسا سلوک کیا جائے جیسا کہ ہم مذہبوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں"۔

(البقرہ)

(x) توازن و اعتدال:-

اس کا مطلب ہے کہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں اعتدال پسندی، میانہ روی اور توازن کو فروغ دیا جائے تا کہ معاشرتی استحکام بھی ممکن ہو اور انسانی فلاح و بہبود کو ترقی ملے۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ:

"وہ بہترین معاملہ میانہ روی ہے"

خلاصہ بحث:-

اسلامی تہذیب ایک آفاقیت اور عالمگیریت ہے کیونکہ اس میں کسی قسم کا فرق اور امتیاز نہیں ہے اسلامی تہذیب ایک فرد کی صرف مادی ضروریات کو پورا نہیں کرتی بلکہ اس کے اخلاقی اور روحانی وجود کی تعمیر کا بھی بیڑا اٹھاتی ہے۔ بلکہ معاشرتی نظام کا وجود لگاتا ہے۔ اقبال نے درست کہا تھا

"تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ خودکشی کرے گی...
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

Scanned with CamScanner